



سوال

ایک شخص دوسرے کا نکاح پڑھائے اور وہ نکاح حلالہ کے لئے ہو اور اس مجلس میں صرف تین ہی آدمی ہو۔ ایک نکاح خواں اور ایک لڑکی کی جانب سے اس کا وکیل جو کہ اس کا باپ ہے اور ایک دلہا ان کے علاوہ اس ایک شخص دوسرے کا نکاح پڑھائے اور وہ نکاح حلالہ کے لئے ہو۔ اس مجلس میں صرف تین ہی آدمی ہوں: نکاح خواں، لڑکی کی جانب سے اس کا وکیل جو کہ اس کا باپ ہے، اور دلہا۔ ان تین آدمیوں کے علاوہ اس مجلس میں کوئی اور نہ تھا۔ آیا اس صورت میں مطلقہ دوسرے شخص کے لئے حلال ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس صورت میں نکاح خواں پر کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ حالانکہ اس کو اس کے بارے میں علم بھی نہ تھا۔ شرعی نقطہ نظر سے اس کا حکم بیان کریں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

حلالہ کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ یہ غیر شرعی نکاح کے ذریعے عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کا حیلہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے اور حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سناؤ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْلَ وَالْمُحْلَلَةَ (سنن الترمذی، النکاح: 1120، سنن النسائی، الطلاق: 3416) (صحیح).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کرایا جائے (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُحِبُّكُمْ يَا نَبِيَّسْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هُوَ الْمُحْلَلُ، لَعَنَ اللَّهُ الْفَحْلَ وَالْمُحْلَلَةَ (سنن ابن ماجہ،: 1936) (صحیح).

کیا میں کرائے کے سناؤ کے متعلق نہ بتاؤں (کہ وہ کون ہوتا ہے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں (بتلیئے) اے اللہ کے رسول! فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کرایا جائے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

1. سابقہ احادیث مبارکہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حلالہ کرنا اور کروانا کبیرہ گناہ ہیں اور ایسا نکاح باطل ہے، جو عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کے لیے کیا گیا ہو۔ وہ عورت اس نکاح کی بنیاد پر سابقہ خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

2. نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ (صحیح الجامع: 7557).



ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

1. اگر نکاح پڑھانے والے کو علم تھا کہ یہ نکاح عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے، تو وہ گناہ گار اور مجرم ہے؛ کیونکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی ہے، اور حرام کام میں تعاون کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى النِّبْرِ وَالشَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ : 2).

اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

2. اگر نکاح پڑھانے والے کو علم نہیں تھا کہ یہ نکاح عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے سے غرض سے کیا جا رہا ہے، پھر بھی اس کے لیے نکاح پڑھانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کو نکاح کے مسائل، اس کے ارکان و شروط کا علم ہی نہیں ہے۔ اس نے گواہوں کی موجودگی کے بغیر ہی نکاح پڑھا دیا ہے، حالانکہ نکاح کے موقع پر دو گواہوں کا ہونا شرط ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالکلیم بن محمد بلال